بیرونِ ملک والے کی قربانی پاکستان کی جائے، تو کہاں کے وقت کا اعتبار ہو گا؟

(دعوتِ اسلامی) دارالافتاء اہلسنّت
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Pin-6358 تاریخ:28-10-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص بیرون ملک ہے، پاکستان میں اس نے قربانی کے لیے رقم بھیجی ہے، پوچھنا یہ ہے کہ نماز عید پڑھ کر پاکستان میں اس آدمی کے جانور کی قربانی کرسکتے ہیں؟ حالانکہ بیرون ملک میں ابھی دس ذوالحج کی صبح صادق نہیں ہوئی؟ وضاحت فرمادیں۔

سائل: غلام ربانی عطاری (کوٹلی، آزاد کشمیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں بیرون ملک والا شخص جہاں رہتا ہے، اگر وہاں ابھی تک دس ذوالحج کی صبح صادق طلوع نہیں ہوئی، تو اس کی قربانی پاکستان میں کرنے سے واجب قربانی ادا نہیں ہو گی، کیونکہ قربانی کے وجوب کا سبب وقت ہے اور وہ وقت دس ذوالحج کی صبح صادق طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے، لہذا دس ذوالحج کی صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے قربانی واجب ہی نہیں ہوئی، لہذا وجوب سے پہلے ہی کی گئی قربانی سے، بعد میں واجب ہونے والی قربانی ادا نہیں ہو گی، اگرچہ پاکستان میں دیہات میں قربانی کرنے کی صورت میں صبح صادق طلوع ہو چکی ہو، یا شہر میں قربانی کرنے کی صورت میں یہاں شہر کے کسی مقام پر عید کی نماز ہو چکی ہو۔ البتہ بیرون ملک والا شخص جہاں موجود ہے، اگر وہاں دس ذوالحج کی صبح صادق کا وقت ہو گیا ہے، تو اب پاکستان کے دیہات میں قربانی کرنے کی صورت میں یہاں دس ذوالحجۃ الحرام کو طلوع فجر کے بعد اور شہر میں قربانی کرنے کی صورت میں یہاں اس شہر کے کسی مقام پر نماز عید ہو چکنے کے

بعد قربانی کی، تو ادا ہو جائے گی اگرچہ جس کی طرف سے قربانی کی جا رہی ہے، جہاں وہ شخص موجود ہے، وہاں ابھی تک عید کی نماز نہ ہوئی ہو، کیونکہ اس میں قربانی والی جگہ کا اعتبار ہے، قربانی کرنے والے کے شہر کا اعتبار نہیں ہے۔

صاحب در مختار قربانی کے وجوب کے سبب کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "وسببها الوقت و هو أيام النحر" اور اس کے وجوب کا سبب وقت ہے اور وہ ایام النحر ہیں۔

اس عبارت کے تحت علامہ شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "ذكر في النهاية أن سبب وجوب الأضحية و وصف القدرة فيها بأنها ممكنة أو ميسرة لم يذكر لا في أصول الفقه ولا في فروعه، ثم حقق أن السبب هو الوقت، لأن السبب إنما يعرف بنسبة الحكم إليه و تعلقه به، إذ الأصل في إضافة الشئ إلى الشئ أن يكون سبباً" ترجمہ: نہایہ میں ذکر کیا ہے کہ قربانی کے وجوب کا سبب اور اس میں ممکن اور آسان ہونے کے اعتبار سے قدرت کا وصف ذکر نہیں کیا گیا، نہ اصول فقہ میں اور نہ ہی اس کی فروعات میں۔ پھر انہوں نے تحقیق فرمائی کہ اس کے وجوب کا سبب وقت ہے، اس لیے کہ سبب کی پہچان، اس کی طرف حکم کی نسبت اور اس کے ساتھ حکم کے تعلق سے ہوتی ہے، اس لیے کہ ایک شے کی دوسری شے کی طرف اضافت میں اصل یہی ہے کہ وہ دوسری شے کے لیے سبب ہو۔

(الدر المختار مع رد المحتار، جلد 9 ص 520، مطبوعہ پشاور)

در مختار مع رد المحتار میں ہے: "أول وقتها بعد الصلوة إن ذبح في مصر وبعد طلوع فجر يوم النحر إن ذبح في غيره والمعتبر مكان الأضحية لا مكان من عليه" یعنی قربانی کا وقت نماز کے بعد ہے، اگر شہر میں کرے اور اگر گاؤں میں ذبح کرنی ہو تو عید کے روز صبح طلوع ہونے کے بعد اور قربانی میں ذبح کرنے کی جگہ معتبر ہے، قربانی کرنے والے کی جگہ معتبر نہیں۔

(الدر المختار مع رد المحتار، جلد 9، ص 529، مطبوعہ پشاور)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "إن الرجل إذا كان في مصر و أهله في مصر آخر فكتب إليهم ليضحوا عنه فإنه يعتبر مكان التضحية فينبغي أن يضحوا عنه بعد فراغ الإمام من صلاته في المصر

الذی یضحی عنہ فیہ" یعنی اگر ایک شخص ایک شہر میں ہو اور اس کے اہل دوسرے شہر میں ہوں، وہ اپنے گھر والوں کو کہے کہ میری طرف سے قربانی کریں، تو بے شک اس میں قربانی والی جگہ کا اعتبار کیا جائے گا، یعنی اس کے اہل کے لیے اجازت ہو گی کہ وہ جس شہر میں قربانی کر رہے ہیں، اس شہر میں امام کے نماز عید سے فارغ ہونے کے بعد، اس شخص کی طرف سے قربانی کر دیں۔

(فتاوی عالمگیری، جلد5، ص366، مطبوعہ کراچی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے، جب وہ وقت آیا اور شرائط وجوب پائے گئے، قربانی واجب ہو گئی۔"

(بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، ص333 مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، ص336، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید ایک اور جگہ فرماتے ہیں: "یہ جو شہر اور دیہات کا فرق بتایا گیا ہے، یہ مقام قربانی کے لحاظ سے ہے، قربانی کرنے والے کے اعتبار سے نہیں، یعنی دیہات میں قربانی ہو تو وہ وقت ہے، اگرچہ قربانی کرنے والا شہر میں ہو اور شہر میں ہو تو نماز کے بعد ہو، اگرچہ جس کی طرف سے قربانی ہو وہ دیہات میں ہو۔"

(بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، ص337 مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

28 صفر المظفر 1441ھ/28 اکتوبر 2019ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے